B.A. Part III
Sub. Urdu (Hons)
Section. Poetry
Paper - VII

ولی کی شاعری کے امتیازات

Topic - Wali Ki Shayeri Ke Imteyazat

ولی کا شمار اردو کے مقتدرین شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ اورنگ آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کا انتقال ۱۱۱۹ھ میں ہوا۔ یہ اپنے وقت کے بہت ہی مشہور و معروف شاعر تھے۔ ایک زمانہ تک یہ خیال عام تھا کہ ولی اردو کے پہلے شاعر ہیں جن کا کلام دیوان کی صورت میں دستیاب ہے۔ لیکن اب یہ خیال بدل گیا ہے کیونکہ محمد قلی قطب شاہ کا کلیات بھی دستیاب ہو چکا ہے، اس لئے اولیت کی حیثیت محمد قلی قطب شاہ کو حاصل ہو گئی۔

لیکن ولی کی شاعری کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ ان کا احسان صرف دکن تک محدود نہ تھا۔ بلکہ شمالی ہند کو بھی ان کی ذات سے فائدہ پہنچا۔ ولی کو سیر و سیاحت کا کافی شوق تھا۔ چنانچہ اورنگ زیب کے عہد حکومت میں دلی سے دکن آئے تھے۔ سورت اور احمد آباد بھی گئے تھے۔

کلیات ولی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی قریب قریب اردو کے ہر صنف شاعری پر قادر تھے۔ غزل، قصیدہ، رباعی، قطعہ، مثنوی کے علاوہ کچھ اور اصناف پر بھی طبع آزمائی کی ہے۔

غزلوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ولی کے یہاں تغزل کے علاوہ اخلاقی مضامین وغیرہ بھی موجود ہیں۔ اگرچہ ولی کی باتیں عموماً سیدھی سادی ہوتی ہیں۔ مگر جہاں مضمون آفرینی کرتے ہیں وہاں تخیل کی گہرائی قابل دید ہوتی ہے۔ بالخصوص تصوف کے بیان میں ان کے شاعرانہ نکات قابل دید ہیں۔ چونکہ وہ خود ایک صوفی منش شاعر تھے۔ اور برسوں خانقاہوں میں رہ کر درس معرفت حاصل کر چکے تھے۔ اس لئے معنویت کے مسائل کو پر لطف طریقے سے اور حقائق قلمبند کرتے ہیں۔ جیسے غزل میں ایک جان سی پیدا ہو جاتی ہے۔ ولی کی زبان عموماً صاف اور شستہ ہے۔ پرانے اور دکنی الفاظ کے استعمال سے کہیں کہیں

المختصر ضرور پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن اس کا شکوہ بے کار ہے ۔ بلکہ قابل قدر بات تو یہ ہے
کہ باوجود اس کے کہ اتنے ابتدائی زمانے میں بھی انہوں نے فارسی کی خوبصورت ترکیبوں اور ہندی
اور فارسی کے منتخب الفاظ کی آمیزش سے اپنے کلام کو اس طرح آراستہ کیا کہ ہر جگہ دلکشی
اور صفائی ہر جگہ نمایاں ہے ۔ ولی کی غزلوں سے خارجی پہلو زیادہ ہے ۔ لیکن جذبے
کی کیفیت کی وجہ سے بیان میں مزہ کافی رہتا ہے ۔ چونکہ ولی صاحب معرفت تھے
لہذا ولی کے سوز و گداز کا اثر کلام میں بھی نمایاں ہے ۔ اور سادگی بیان کی وجہ سے تاثیر
دوبالا ہو جاتی ہے ۔

ان کے اشعار میں تشبیہات و استعارات بھی پائے جاتے ہیں اور ان میں
جدت بھی ہے

ولی کے قصائد پر نظر ڈالنے کے بعد یہ حیرت ہوتی ہے کہ اس عہد میں جب
زبان ابتدائی حالت میں تھی ۔ اس کے باوجود جتنی خوبیاں قصیدے میں ہونی چاہئے وہ سبھی
موجود ہیں ، شوکت الفاظ بھی ہے زور بھی ہے ۔ اور مشکل زمین کے ساتھ روانی بھی ہے ۔

ولی نے دلی میں آکر یہاں کی زبان اور محاوروں کو اپنے کلام میں جگہ دینا شروع کیا ، چونکہ
اس وقت کے دلی کے شعراء ولی کے کلام سے متاثر تھے ۔ اس لیے انہوں نے بھی یہی رنگ اپنی شاعری کا کر دیا
ولی کی دلی آمد سے پہلے ہی سے بزم سخن کا چلن عام تھا ۔ ولی کی آمد نے اس بزم میں پھر سے تازگی پیدا کر دی
یہ ولی کی شاعری ہی تھی جس نے جنوب اور شمال کے فرق کو مٹا دیا ہے ۔ وہ دونوں سرزمین کے درمیان
ایک عظیم ادبی ستون تھے ۔

ولی کے علاوہ اس دور میں کوئی دوسرا قابل ذکر شاعر نہ تھا جس نے زبان و ادب
میں کوئی قابل ذکر خدمت کی ہو ۔

ولی نے بہ رنج معاشقہ کے صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ جذبات کو بھی لانے کی کوشش کی تھی
ولی کے وہ شعر جو معاشقہ کے جذبات سے متاثر نظر آتے ہیں یہ ہیں

ہر ادا جو کہا ہے میں انہیں تم پیار کر رہا ہوں ۔ پیاری جو آئی جو آئی یہ اے پیار کر رہا ہوں
مشہور ہے جان مجھ کو اے ساجن تو وہ تم پیار کر رہا ہوں ، گر تم ہو نا چلے مجھ کو تو یہ پیار کر رہا ہوں

الغرض ولی ایک عظیم شاعر تھے جن کے اندر شاعری کی تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں